مہر

بیوی کا اولین حق

www.KitaboSunnat.com

ام عبد منیب

مشربہ علم و حکمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

مہرِ بیوی کا اولین حق

اُمِّ عبدِ منیب ✸ مریم خنساء

ناشر:
مشربہ علم وحکمت (دار الشکر)
ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمیع الحقوق محفوظۃ

نام کتاب ______ مہر نبوی کا اولین حق

اہتمام ______ محمد عبد منیب

اشاعت اول ______ صفر ۱۴۲۷ھ

حالیہ اشاعت ______ ذی قعد ۱۴۳۴

ناشر ______ مشربہ علم وحکمت

قیمت ______ 45:00

0321-4213089
ناشر: مشربہ علم وحکمت (دار الفکر)

ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان 0300-4270553

ڈسٹری بیوٹر: دار الکتب السلفیہ

(4 شیش محل روڈ لاہور۔ پاکستان 54000) Ph:092-042-7237184

☆ البلاغ Shop #: 4-LG لینڈ مارک پلازہ، جیل روڈ۔ لاہور

فون: 0300-8880450042-5717843

☆ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر i-8/4 اسلام آباد۔

فون: 0300-5148847

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

مہر	5
☆ مہر کے مختلف نام	7
☆ مہر جاہلیت میں	11
☆ مہر کی حیثیت نکاح میں	16
مہر نکاح کی لازمی شرط	16
مہر کے بغیر نکاح	17
کیا مہر عورت کی قیمت ہے؟	17
مہر جنسی فائدہ اٹھانے کا معاوضہ؟	19
مہر عورت کی عزت افزائی	20
نکاح کا اصل خرچ	21
☆ مہر کی مقدار	22
زیادہ سے زیادہ مہر	22
استطاعت سے زیادہ مہر	24
کم سے کم مہر	25
امہات المومنین کے مہر	27
☆ مہر کی مختلف صورتیں	28
مہر صرف مال یا؟	28
مہر مرد پر فرض؟	32
مہر کے لئے دوسروں سے تعاون لینا	33
☆ مہر کس کی ملکیت	35
مہر پر تصرف کا حق؟	37

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شوہر کو مہر دینا	38
شوہر کا مہر معاف کرانا؟	39
☆ مقررہ مہر میں ردّ و بدل	41
مہر ادا کرنے کا آسان طریقہ	42
☆ نمود و نمائش اور مہر	44
☆ مہر اور قانون	47
مہر کے قانون میں تبدیلی	47
مہر کے تعیّن کا حق کس کو؟	49
مہر مقرر کرنے کی شرعی صورتیں	51
☆ مہر کی اقسام	52
مہرِ مثل	52
مہرِ معجّل اور غیر معجّل	53
مہر عند الطلب	53
مروجہ مہر فاطمی	54
☆ زوجین کے مختلف حالات اور مہر	55
طلاق کی صورت میں مہر	55
اگر عورت وفات پا جائے تو......	57
اگر مرد وفات پا جائے تو......	58
اگر عورت خلع لے لے	59
☆ مہر کے حکم میں دیگر اشیاء	60
ماخذ	64

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ ناشر

زیرِ نظر مضمون کا آغاز مریم خنساء نے کیا تھا۔ تقریباً 15 صفحات اس نے نکات کی صورت میں لکھے تھے۔ اب اس کام کو الحمد للہ کتابی شکل دینے کی سعادت والدہ محترمہ کے حصے میں آئی، اس کتاب کی تسوید میں ایک اور باعلم خاتون کا بھی تعاون شامل رہا ہے۔ جنہیں معاشرتی معاملات کو قرآن وحدیث کی روشنی میں دیکھنے کا اللہ تعالیٰ نے خاص ملکہ عطا کر رکھا ہے۔ ربِّ کریم مریم خنساء، والدہ محترمہ اور اس قابلِ احترام خاتون کو اس کا اجر عطا فرمائے۔

کوئی تحریر حرفِ آخر نہیں ہوتی، ادارہ کسی تسامح پر نشان دہی کرنے والے بہن بھائی کا شکر گزار ہوگا اور اسے بخوشی شاملِ اشاعت کرے گا۔

وما توفیقی الا باللہ

ابنِ محمد مسعود عبدہٗ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہر

کارزارِ حیات میں مرد کے لئے عورت اور عورت کے لئے مرد کی احتیاج ایک جانی پہچانی حقیقت ہے۔اس احتیاج کو ہر معاشرے اور ہر قوم میں ایک اہم مقام حاصل ہے البتہ اس کے طریقے ہر ایک کے ہاں اُپنے اُپنے ہیں۔

اسلام میں نکاح مرد و عورت کے درمیان عمر بھر کی رفاقت، محبت اور مودّت کے مظبوط عہدو پیمان کا نام ہے، جسے نباہنے کے لئے مرد اور عورت کی نیت، قول اور عمل تمام عمر مسلسل اور بھرپور کردار ادا کرتے ہیں۔

نکاح کے اس اہم مرحلے پر اسلام مرد پر عورت کا یہ حق عائد کرتا ہے کہ وہ اپنی معاشی حیثیت کے مطابق......عورت کے سماجی مرتبہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس کے لئے احترام، محبت اور مسرّت کا مظہر کوئی نہ کوئی ہدیہ پیش کرے اسی ہدیے کا نام مہر ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہر کے مختلف نام

مہر کے لئے قرآن حکیم میں مندرجہ ذیل نام آئے ہیں:۔

صَدَاق:

اللہ تعالیٰ نے مردوں کو مخاطب کر کے فرمایا:

[وَاٰتُوا النِّسَاءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً] (النساء:۴)

''اور عورتوں کو ان کے حق مہر خوش دلی سے دے دیا کرو''۔

صَدَاق! صدق سے ہے جس کا مطلب ہے اخلاص، محبت، دوستی۔ آدمی کا بات میں پکا ہونا، کسی سے جو حسنِ ظن ہو اس میں پورا اترنا، آزمائش کے وقت سچا ثابت ہونا۔ (لسان العرب)

علامہ مناوی کہتے ہیں: صَدَقہ کا لفظ صدق سے ہے جو کِذب کی ضد ہے۔ مہر کے لئے صدقہ کا لفظ اس لئے اختیار کیا گیا ہے کہ اس کا میاں بیوی کے درمیان موجود ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ دل سے شریعت کی موافقت کرتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گویا صداق کی معنویت کے پیشِ نظر مہر شوہر کے خلوص اور محبت کی علامت ہے۔ مہر ادا کر کے شوہر یہ ثابت کرتا ہے کہ بیوی نے اس کے ساتھ جو حسنِ ظن کیا ہے وہ اس پر پورا اترے گا۔ زندگی کے گرم و سرد میں اسے دھوکا یا فریب نہیں دے گا۔ اپنے وعدے میں سچا ثابت ہوگا اور بیوی کے ساتھ اپنی رفاقت تاحیات نبھائے گا۔

نحلہ:

معاوضہ کے بغیر عطیہ: امام راغب کے نزدیک یہاں نحلہ سے مراد "ہبہ" ہے۔ شہد کی مکھی چونکہ نقصان پہنچائے بغیر نفع دیتی ہے اس لئے اسے نحل یا نحلہ کہتے ہیں۔

جلال الدین انصر عمری لکھتے ہیں: نحلہ کے تین مطلب ہیں اور لغت کے لحاظ سے (مہر میں) تینوں ہی کی گنجائش ہے۔

(1)۔ دین و مذہب، یعنی عورتوں کو ان کے مہر ادا کرو، اس کا ادا کرنا شرعاً اور قانوناً تم پر فرض ہے۔

(2)۔ خوش دلی سے ادا کرو، مطلب یہ کہ عورت کے مطالبے اور اصرار کے بغیر اس کا مہر بخوشی ادا کیا جائے اور اس میں ٹال مٹول سے کام نہ لیا جائے۔ اس لئے کہ جو چیز بخشش کے طور پر دی جاتی ہے، اس کے دینے میں ...

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے نحلہ نہیں کہتے۔

(3) عطیہ دینا، مہر عطیہ اس معنی میں ہے کہ شوہر اس کے عوض عورت سے کچھ نہیں لیتا۔

ابن کثیرؒ لکھتے ہیں کہ آدمی کے لئے قطعاً واجب ہے کہ وہ مہر بیوی کے حوالے کرے اور یہ خوش دلی سے ہونا چاہیے جس طرح کہ خوش دلی کے ساتھ آدمی کسی کو عطیہ دیتا ہے۔

فریضہ:

[فَمَا اسْتَمْتَعْتُم بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً] (النساء:۲۴)

”پھر ان میں سے جن عورتوں کے ذریعے تم نے فائدہ اٹھایا، ان کے مہر انہیں دو جو فرض ہیں تم پر“۔

فریضہ (فرض کیا گیا۔) یہ لفظ فرض سے ہے جس کا مطلب ہے قطعی حکم۔ جو احکام اللہ تعالیٰ نے بندے پر لازمی قرار دیئے ہیں انہیں فرض یا فریضہ کہا جاتا ہے۔ کیونکہ بیوی کو مہر ادا کرنا مرد کے لئے قطعی اور غیر متبدل حکم ہے۔ لہٰذا اسے فریضہ کہا گیا ہے۔

اُجُورُ:

مندرجہ بالا آیت میں مہر کو اجور یعنی عوض بھی کہا گیا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُجُورُ اجر کی جمع ہے، اجر کا مطلب ہے عوضانہ، بدل، اجرت۔

جب مرد عورت کے حقوقِ زوجیت شرعی نکاح کے ذریعے اپنے نام کرواتا ہے اور اس کی حیثیت عورت کے مقابلے میں بلند درجہ پر ہے اور اس بلند درجہ کی وجہ بھی عورت پر اس کا مال خرچ کرنا ہے، لہٰذا اس پورے تعلق کی اور عورت کی تمام ذمہ داریاں بخوشی قبول کرنے کا مہر سب سے پہلا ثبوت، علامت، بدل یا عوضانہ ہے۔ جسے قرآن حکیم نے اُجُور کا نام بھی دیا ہے۔

اُجُور کا ایک مفہوم انعام بھی ہے، چنانچہ ربّ کریم نے قرآن حکیم میں اہلِ ایمان اور ان کے صالح اعمال پر جو کچھ دینے کا وعدہ کیا ہے اس کے لئے انعام کا لفظ بھی استعمال کیا ہے، اجور، اجر، جزا، ثواب، وغیرہ کا بھی۔ لہٰذا مہر عورت کے لئے مرد کی طرف سے انعام یا عطیہ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہر جاہلیت میں

نکاح میں عورت کو مہر دینے کا رواج؟ اسلام سے پہلے بھی عرب میں موجود تھا لیکن عملاً عورت اس سے محروم رکھی جاتی تھی۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ دورِ جاہلیت میں عورت کمزور سمجھی جاتی تھی اور اس کے اولیاء اور خاوند اس کے بہت سے حقوق دبا لیتے تھے۔

(۱) عرب معاشرے میں مہر ادا کرنے ایک طریقہ یہ تھا کہ شوہر عورت کی بجائے لڑکی کے ولی کو مہر ادا کرتا، نیز عورت کے اولیاء اس کا بہت زیادہ مہر رکھتے تاکہ اس بہانے انہیں بہت سا مال مل جائے۔ یہی وجہ ہے کہ لڑکی کی پیدائش پر اگرچہ وہ افسوس بھی کرتے لیکن اس بات پر وہ خوش بھی ہوتے تھے کہ اس کے ذریعے انہیں بہت سا مال اس کے شوہر سے مل جائے گا۔ نیز وہ بچیوں کی جلدی شادی کر کے مال مہر کی صورت وصول کر لیتے تھے۔

چونکہ لڑکی کی وجہ سے اس کے شوہر سے مال ملتا تھا اس لئے اہلِ عرب لڑکی کو "اَلنَّافِجه" (اضافہ کرنے والی) کہتے اور اور لڑکی کی پیدائش پر لوگ یوں مبارک باد دیتے "هنيا لك النافجه" (مبارک ہو تمہارے لئے دولت بڑھانے والی) عرب مہر میں اونٹ وصول کرتے تھے۔ لہٰذا اس مبارک باد

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مراد ہوتی کہ جو اونٹ تمہیں اس کے مہر میں ملیں گے ان سے تمہارے اونٹوں میں اضافہ ہوگا۔ (لسان العرب بحوالہ مسلمان عورت کے حقوق، ص:۳۱)

(۲) اگر کوئی آدمی وفات پا جاتا تو اس کی بیوہ کے جسم پر فوت ہونے والے کا بیٹا، بھائی یا کوئی اور رشتہ دار مرد اپنی چادر ڈال دیتا۔ جس کا مطلب یہ ہوتا کہ اب یہ بیوی اس مرد کی بیوی ہے جس نے اس پر چادر ڈال دی۔ چادر ڈالنے والا شخص نہ تو اس عورت سے نکاح کرتا اور نہ ہی اس کو مہر ادا کرتا۔ اس صورت میں کوئی اور اس عورت سے نہ تو نکاح کا دعویٰ کر سکتا تھا اور نہ ہی عورت اپنی مرضی کر سکتی تھی۔ اگر وہ چادر ڈالنے والا شخص اس عورت کا نکاح کسی دوسرے سے کرتا تو عورت کا مہر خود وصول کرتا، مہر پر عورت کا اپنا کوئی حق نہیں ہوتا تھا۔ یہ طریق کار عورت کے ساتھ بہت سے مظالم اور ناانصافیوں پر مبنی تھا جس میں چند ایک مندرجہ ذیل ہیں:

☆ وہ خاوند کے بیٹے کی زوجیت میں آجاتی حالانکہ باپ کی منکوحہ ماں کے حکم میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل آیات نازل کر کے اس ظالمانہ رسم کو ختم کیا۔

[وَ لَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّ مَقْتًا وَ سَآءَ سَبِيْلًا] (النساء:۲۲)

"اور ان عورتوں کو اپنے نکاح میں مت لاؤ جنہیں تمہارے باپ نکاح میں لا چکے ہیں، اس حکم کے نزول سے پہلے جو ہو چکا سو ہو چکا آئندہ کے لیے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یاد رکھو یہ بڑی بے حیائی کی بات تھی، مکروہ و مردود شیوہ اور برا دستور"۔

☆ عورت کے نکاح میں اس کی مرضی معلوم نہیں کی جاتی تھی۔

☆ متوفی کے مال کی طرح عورت بھی ترکے کے طور پر ہتھیا لی جاتی تھی۔

(۳) کوئی یتیم لڑکی کسی کی سرپرستی میں ہوتی اور وہ اس کی خوب صورتی اور مال و دولت کی وجہ سے اس سے نکاح کرنا چاہتا تو کسی دوسرے سے اس کا نکاح نہیں کراتا تھا بلکہ خود نکاح کر لیتا۔ مگر اسے اتنا مہر نہ دیتا جتنا کہ کوئی دوسرا شخص اسے دینے کے لئے تیار ہوتا۔ قرآن حکیم نے اس سے بھی منع کیا اور حکم دیا کہ یتیم لڑکی سے شادی کرنا چاہو تو اس کا مہر پورا پورا ادا کرو۔ ورنہ کسی دوسری عورت سے شادی کر لو۔

(بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ النساء، باب وان خفتم الا تقسطوا)

(۴) جاہلیت میں ایک طریقہ یہ بھی تھا کہ عورت کا ولی اس کا نکاح کسی مرد سے اس شرط پر کرتا کہ وہ مرد بھی اپنی زیرِ سرپرستی کسی لڑکی یا عورت کا نکاح اِس مرد سے کرے گا۔ اس صورت میں دونوں طرف سے کوئی مہر مقرر نہیں کیا جاتا تھا۔ بلکہ دونوں طرف سے نکاح میں لائی جانے والی عورتیں ہی مہر کی جگہ لائی جاتیں۔ نکاح کے اس طریقے کو نکاحِ شغار کہا جاتا۔ اسلام نے اس طریقے کو بھی یک سر حرام قرار دیا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَام"

"اسلام میں شغار نہیں ہے"۔ (مسلم، کتاب النکاح، باب تحریم النکاح الشغار و بطلانہ)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکاحِ شغار کو پنجاب میں وٹہ سٹہ یا ادلے بدلے کی شادی کہتے ہیں۔ پنجاب کے علاقے میں یہ شادی اب بھی رائج ہے جب کہ اسلام نے اسے حرام قرار دیا ہے۔ ہمارے یہاں جہاں اور بہت سے حرام وممنوع امور ہو رہے ہیں اس کا رواج بھی معاشرے میں پھیلا ہوا ہے۔ ضرورت ہے کہ اس ظالمانہ رسم کو ختم کیا جائے۔ اس کے معاشرتی طور پر نقصانات بہت زیادہ ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

☆ مرد اپنی بیوی کو مہر ادا نہیں کرتا بلکہ اس کے عوض اپنی بیٹی، بہن یا زیرِ سرپرستی عورت کو اپنی بیوی کے اولیاء کے حوالے کر دیتا ہے۔

☆ مرد اپنی زیرِ سرپرستی عورت کا اس کے خاوند سے مہر وصول کر کے اپنی زیرِ سرپرستی عورت کے حوالے کرنے کے بجائے اس کا یہ حق خود چھین لیتا ہے۔

☆ نکاح شغار (وٹہ سٹہ) میں دونوں طرف کے اولیاء اپنی زیرِ سرپرستی عورت کا حق مہر غصب کرنے کا گناہ مول لیتے ہیں جب کہ اپنی اپنی بیوی کا مہر بھی غصب کرنے کا جرم عظیم اپنے سر لیتے ہیں۔

☆ اگر ایک عورت شوہر کے ہاں دکھی ہو تو وہ عورت اپنے ولی سے کہہ کر دوسری عورت کو بھی دکھ پہنچاتی ہے۔

☆ اگر ایک عورت کو طلاق دے دی جائے تو بدلے میں مطلقہ عورت کا ولی اپنے زیرِ نکاح عورت کو بھی طلاق دے دیتا ہے۔ یوں ایک کی بجائے دو گھر اجڑتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ ہمارے موجودہ معاشرے میں بعض لوگ وٹہ سٹہ کے نکاح میں عورتوں کا مہر تو مقرر کرتے ہیں لیکن دونوں عورتوں کا مہر برابر برابر مقرر کیا جاتا ہے۔ نیز بعض گھرانوں میں مقرر کردہ مہر عورت کو دینے کی بجائے اس کا ولی ہی وصول کرتا ہے۔ غور کیا جائے تو یہ طریقِ کار ایک مذموم حیلہ ہے جس کے ذریعے وٹہ سٹہ کو جواز دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یاد رہے کہ اگر بغیر کسی شرط کے ایک گھر کی بیٹی یا بہن اسی گھر میں بیاہ دی جائے جس گھر سے کوئی عورت ایک گھر کے کسی مرد کی منکوحہ ہو کر آ چکی ہے تو یہ نکاح شغار نہیں ہے۔ شرط یہ ہے کہ ایک عورت سے اگر برا سلوک سسرال میں ہو رہا ہے تو جواب میں دوسری عورت سے برا سلوک نہ کیا جائے لیکن معاشرے میں ایسی مثالیں کم ہیں۔

اکثر لوگ وٹہ سٹہ کو نیت نہ بھی ہو تو کسی نہ کسی معاملے میں وٹہ سٹہ بنا ہی لیتے ہیں۔ اپنے اسی قسم کے نقصانات کی وجہ سے وٹہ سٹہ کو شریعت نے حرام قرار دیا ہے۔ جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے کہ وٹہ سٹہ (نکاحِ شغار) میں یا تو مہر مقرر ہی نہیں کیا جاتا یا دوسری عورت کے مہر سے مشروط ہوتا ہے۔ نیز چونکہ یہ نکاح کسی دوسرے کے نکاح سے منتفی ہوتا ہے اس لئے اسے حرام قرار دیا گیا ہے۔

❀❀❀

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مہر کی حیثیت نکاح میں

نکاح کی لازمی شرط:

اسلام مہر کو نکاح کی لازمی شرط قرار دیتا ہے۔اس کے فرض ہونے کے بہت سے دلائل ہیں مثلاً اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

[وَ اُحِلَّ لَكُم مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُم أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُم مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُم بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً](النساء:۲۴)

''ان محرمات کے سوا باقی سب عورتیں تمہارے لئے حلال ہیں بشرطیکہ تم ان کو اپنے مال کے بدلے طلب کرو،قیدِ نکاح میں لانے کے لئے نہ کہ بدکاری کے لئے ،پھر ان میں سے جن عورتوں سے تم نے نکاح کے ذریعہ فائدہ اٹھایا انہیں ان کے مہر دو جو تم پر فرض کیا گیا ہے''۔

اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل میں رسول اللہ ﷺ نے اپنی تمام بیویوں کے مہر مقرر کیے اور ان کی ادائیگی بھی کی۔جب فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کی درخواست لے کر علی رضی اللہ عنہ آئے تو آپ ﷺ نے سب سے پہلے ان سے یہی سوال پوچھا: کیا تمہارے پاس مہر دینے کو کچھ ہے؟ چنانچہ علی رضی اللہ عنہ نے اپنی زِرہ بیچ کر مہر کی رقم ادا کی۔ (نسائی ،۳۳۷۷،ابوداؤد ،۲۱۲۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہر کے بغیر نکاح:

ابنِ حجرؒ شارح صحیح بخاری کہتے ہیں:

"وقد اجمعوا علی انه لایجوز لأحد ان یطا فرجاً وھب له دون الرقیه بغیر صداق"۔ (فتح الباری، ۹/۱۲۷)

"کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ بغیر مہر کے کسی عورت سے جنسی تعلقات قائم کرے سوائے اس کے کہ وہ لونڈی ہو، اس پر علماء کا اجماع ہے"۔

ابنِ رشدؒ کہتے ہیں: نکاح کے صحیح ہونے کی جو شرائط ہیں اس کی ایک شرط مہر بھی ہے۔ اس کا ترک کرنا جائز نہیں ہے، اس مسئلے پر فقہا کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے:۔

امام مالکؒ کہتے ہیں: وہ نکاح منعقد ہی نہیں ہوگا جس میں مرد نے مہر نہ دینے کی شرط لگا دی ہو۔

امام ابوحنیفہؒ کہتے ہیں: اگر مرد نے مہر کی نیت یا تعین کیے بغیر عورت سے نکاح کر کے تمتع کرلیا تو اس پر مہر خود بخود واجب ہو جائے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود اسے عائد کیا ہے کسی آدمی کا اس میں یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ یہ فیصلہ کرے کہ مہر عورت کو ادا کرے یا نہ کرے۔

کیا مہر عورت کی قیمت ہے؟

دورِ حاضر میں مغربی تہذیب کے اسیر لوگ یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ مہر عورت کی قیمت ہے جسے ادا کر کے مرد عورت پر قبضہ کرلیتا ہے۔ حقیقت یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ مہر عورت کے لئے عطیہِ ربانی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے شوہر پر فرض قرار دیا ہے۔ یہ عورت کی عزت افزائی اور شوہر کے ہاں اس کے استقبال کا معزّزانہ عطیہ ہے۔

اگر مہر عورت کی قیمت ہوتا تو پھر یہ قیمت اس کا سرپرست وصول کرتا، یہی وجہ ہے کہ عہدِ جاہلیت میں جب لوگ عورت کو مال کی جنس سے سمجھتے تھے۔ مہر عورت خود وصول نہیں کرتی تھی بلکہ اس کے ولی وصول کرتے تھے۔ اسلام عورت کے لئے خصوصی رحمت ثابت ہوا، اس نے عورت کو جنسِ آدم ہی کا ایک حصہ قرار دیا اور اس کے لئے مرد کی طرف سے مہر کو نذرانۂ محبت کی حیثیت دے کر فرض قرار دیا۔

اگر مہر عورت کی قیمت ہوتا تو ہر عورت کی قیمت یکساں مقرر کی جاتی، یعنی مہر یکساں رکھا جاتا اس میں تفاوت نہ ہوتا۔ قیمت طے کرتے وقت خریدار چاہتا ہے کہ اسے کم سے کم قیمت دینا پڑے اور فروخت کنندہ چاہتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ قیمت وصول کرے۔ مہر میں مرد و عورت کی باہمی رضامندی تو ملحوظ رکھی جاتی ہے مگر مول تول قطعاً نہیں ہوتا۔

قیمت کی ادائیگی میں دلی چاہت اور خوشی سے ادائیگی کی کوئی پابندی نہیں ہوتی، مگر مہر ادا کرنے کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے مردوں پر یہ پابندی لگائی کہ وہ انہیں خوشی خوشی بغیر مطالبہ اور تکرار کیے مہر ادا کریں۔

اگر مہر عورت کی قیمت ہوتا تو عورت مرد کی ملکیت بن جاتی اور مرد کو یہ حق

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی حاصل ہوتا کہ وہ جہاں چاہے قیمت وصول کر کے اسے فروخت کر دے۔ جیسا کہ لونڈی پر اختیار ہوتا ہے لیکن مرد کو نکاح کے بعد اسلام عورت پر مالکانہ حقوق نہیں دیتا البتہ اسے عورت پر ناظمانہ حقوق عطا کرتا ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل آیت میں بتائی:

[اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ بِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ] (النساء:٣٤)

''مرد عورتوں کے جملہ معاملات کے ذمہ دار اور منتظم ہیں، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دے رکھی ہے اور اس لئے بھی کہ وہ اپنے مال خرچ کرتے ہیں''۔

اللہ تعالیٰ نے مہر کی ادائیگی کے لئے مرد پر ایسا بار نہیں ڈالا جس کے بوجھ کو برداشت کرنا اس کے لئے مشکل ہو جائے بلکہ اس کی معاشی حیثیت کے مطابق رکھا ہے۔ جب کہ کسی چیز کی قیمت خریدار کی جیب دیکھ کر نہیں لگائی جاتی بلکہ طلب اور رسد دیکھ کر لگائی جاتی ہے۔

جنسی فائدہ اٹھانے کا معاوضہ؟

اصل بات یہ ہے کہ مہر عورت کو دیا جانے والا بلا معاوضہ عطیہ ہے۔ اگر مہر عورت سے جنسی فائدہ اٹھانے کا ہی اجر یا معاوضہ ہوتا تو ہر بار عورت کو نئے سرے سے مہر ادا کیا جاتا جب کہ مہر زندگی میں صرف ایک بار ہی طے کیا اور دیا جاتا ہے۔ اگر مرد عورت سے جنسی فائدہ اٹھاتا ہے تو عورت بھی مرد سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح جنسی فائدہ اٹھاتی ہے، اس میں مرد کا معاوضہ ادا کرنا چہ معنی؟ قرآن حکیم میں یہ جو حکم آیا ہے:

[وَ اُحِلَّ لَكُم مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً] (النساء:۲۴)

"ان (محرمات) کے سوا باقی سب عورتیں تمہارے لئے حلال ہیں بشرطیکہ تم ان کو اپنے مال کے بدلے طلب کرو، قیدِ نکاح میں لانے کے لئے نہ کہ بدکاری کے لئے، پھر ان میں جن عورتوں سے تم نے (نکاح کے ذریعہ) فائدہ اٹھایا ان کے مہر انہیں دو جو فرض ہیں تم پر"۔

اس میں واضح کہا گیا ہے کہ بدکاری (سفاح) یہ ہے کہ اس میں حقِ زوجیت یعنی مہر اور دیگر ان حقوق کا ذمہ ہی نہیں لیا جاتا جن حقوق کا نکاح کے ذریعہ مرد اپنے ذمہ لیتا ہے۔ لہٰذا تم اپنا مال ان کو ہدیۃً پیش کر کے ہی ان سے فائدہ اٹھانے کے حق دار ہو۔ یا یہ کہ تم نے ان سے استمتاع کا جو حق تا عمر اپنے نکاح کے ذریعے کرایا ہے اس کا سب سے پہلا ثبوت مہر تو ادا کرو۔ کیونکہ مہر اس بات کا ضمانت نامہ ہے کہ مرد اور عورت کے درمیان رفاقت کا جو عہد طے پایا ہے وہ دونوں خوش دلی سے اس کی شرائط اور تقاضے نیز حقوق و فرائض ادا کریں گے۔

مہر عورت کی عزت افزائی:

مرد مہر کے ہدیے کا آغاز اپنی طرف سے کر کے یہ ثبوت پیش کرتا ہے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی شریکِ حیات اس کے لئے محترم اور باعزت ہے۔ ہدیہ آپس میں محبت بڑھانے کا باعث ہوتا ہے اور ہدیہ دینے والے کی محبت کا مظہر بھی۔ زوجین ایجاب وقبول کے بعد ایک دوسرے سے اپنی زندگی کے خوبصورت اور اہم تعلق کا آغاز کرتے ہیں تو مہر ان کے درمیان محبت ومودّت کا خوشگوار پیغام بن کر دونوں کے دلوں میں استواری اور وفا کی جڑیں مضبوط کرتا ہے۔

نکاح کا اصل خرچ:

رسول اللہ ﷺ جب بھی کوئی شخص نکاح کرتا اس سے دریافت کرتے کتنے مہر پر؟ (دیکھئے حدیث عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، بخاری کتاب النکاح، ۵۱۵۳، صحیح مسلم)

"نیز آپ جب کوئی نکاح کا ارادہ کرتا تو پوچھتے مہر کے لئے کچھ ہے"؟ دیکھئے فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے......

(نسائی، ۳۳۷۷۔ ابوداؤد، ۲۱۲۵)

اور ایک شخص کا آپ ﷺ سے یہ کہنا کہ اگر یہ عورت آپ ﷺ کو پسند نہیں تو اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے......

(بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب القراءۃ عن ظہر القلب، ۵۰۳۰)

معلوم ہوا کہ نکاح کا اصل بنیادی خرچ صرف مہر کی ادائیگی ہے اور یہ فرض ہے۔ اس کے علاوہ باقی کوئی خرچ ضروری نہیں۔ ولیمہ سنتِ مؤکدہ ضرور ہے لیکن یہ بھی صرف چند کھجوروں اور مٹھی بھر جو سے بھی کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لئے لمبے چوڑے اہتمام کی ضرورت نہیں ہوتی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہر کی مقدار

اسلام نے مہر کی کوئی معیّن مقدار نہیں بتائی بلکہ اسے مرد کی استطاعت اور عورت کے سماجی مرتبہ پر موقوف رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

[لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ وَ مَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰهُ اللّٰهُ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰهَا] (الطلاق:۷)

''خوش حال آدمی اپنی خوش حالی کے مطابق خرچ کرے اور جس کو رزق کم دیا گیا ہے وہ اسی مال میں سے خرچ کرے جو اللہ نے اسے دیا ہے، اللہ نے جسے جتنا کچھ دیا ہے وہ اس سے زیادہ کا مکلّف نہیں''۔

گویہ آیت مہر کے تعین کے بارے میں نہیں بلکہ عورت کے اخراجات کے متعلق ہے لیکن اس سے یہ پتا چلتا ہے کہ مرد کو حسبِ استطاعت مہر کی رقم مقرر کرنا چاہیے۔

زیادہ سے زیادہ مہر:

اللہ تعالیٰ نے مردوں کو مخاطب کر کے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْئًا اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا] (النساء:۲۰)

''اگر تم ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی کو بدلنا چاہو اور تم نے ان میں سے کسی کو ڈھیر سارا مال بھی دے دیا ہو تو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو، کیا تم اس کو لوگے جب کہ وہ تمہارے لئے ناحق اور صریح گناہ ہوگا''۔

قِنطار کا مطلب ڈھیر ہوتا ہے اور ڈھیر سونے، چاندی کا بھی ہوسکتا ہے، درہم ودینار یا کسی اور چیز کا بھی۔ مراد یہ ہے کہ مہر زیادہ سے زیادہ بھی دیا جاسکتا ہے۔ جب کہ مرد مالدار ہو اور وہ کثیر مہر دے سکتا ہو۔

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے کہا! کیا تم راضی ہو کہ فلاں عورت سے تمہارا نکاح کردوں؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کا نکاح کردیا۔ اس مرد نے عورت سے صحبت کی مگر حق مہر ادا نہ کیا اور نہ ہی اسے کچھ اور دیا۔ یہ شخص ان لوگوں میں سے تھا جو صلحِ حدیبیہ کے موقع پر شریک تھے اور شرکائے حدیبیہ کو خیبر کے مالِ غنیمت میں سے حصہ ملا تھا۔ جب اس شخص کی وفات وقت قریب آیا تو اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں فلاں عورت سے میرا نکاح کیا تھا مگر میں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے لیے مہر مقرر نہیں کیا تھا اور نہ اسے کچھ دیا تھا۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں اسے مہر میں اپنا خیبر کا حصہ دیتا ہوں۔ چنانچہ اس عورت نے وہ حصہ لے لیا اور پھر اسے ایک لاکھ میں فروخت کیا۔ (ابوداؤد: ۲۱۱۷۔ ابنِ حبان: ۱۲۶۲، ۱۲۵۷۔ حاکم: ۲/۱۸۲ علی شرط الشیخین وافقہ الذہبی)

استطاعت سے زیادہ مہر:

مالی لحاظ سے کمزور آدمی اپنی طاقت سے زیادہ مہر مقرر کرلے تو یہ بھی درست نہیں۔ جیسا کہ صحیح مسلم کی اس روایت سے ثابت ہوتا ہے: ایک صحابی رسول ﷺ سے تعاون لینے آئے اور عرض کیا کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت کیا: "عَلٰی کَمْ تَزَوَّجْتَهَا" (کتنے مہر پر) اس نے عرض کیا "عَلٰی اَرْبَعِ اَوَاقٍ" (چار اوقیہ چاندی پر، تقریباً دو تولے)۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: چار اوقیے؟ یہ لگ رہا ہے جیسے تم اس پہاڑ پر سے چاندی اتارتے رہتے ہو؟ ہمارے پاس تو دینے کے لئے کچھ نہیں، لیکن ممکن ہے کہ ہم تمہیں کسی معرکے میں بھیجیں، وہاں سے تمہیں کچھ مل جائے۔ (صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب ندب من اراد النکاح امراۃ......۱۴۲۴)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا مالی لحاظ سے کمزور آدمی کو اتنا مہر نہیں باندھنا چاہیے کہ اس کے لئے مہر کی ادائیگی ایک بوجھ بن جائے اور اس کے لئے دوسروں کا محتاج ہو جائے۔

کم سے کم مہر:

کم سے کم مہر کی کوئی مقدار متعین نہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث سے ثابت ہے:

ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میں اپنا نفس آپ ﷺ کو ہبہ کرتی ہوں۔ وہ دیر تک کھڑی رہی لیکن آپ ﷺ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا۔ آپ ﷺ کی خاموشی دیکھ کر ایک شخص نے عرض کیا! آپ ﷺ کو اس کی ضرورت نہیں تو میرا نکاح اس کے ساتھ کرا دیجئے۔ آپ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا: کیا تمہارے پاس مہر دینے کے لئے کچھ ہے؟ اس نے عرض کیا! صرف یہی تہبند ہے جو میں نے پہن رکھا ہے۔ فرمایا: اگر تم اسے تہبند دو گے تو تمہارے پاس تہبند نہیں رہے گا۔ گھر جا کر کوئی چیز تلاش کرو۔ اس آدمی نے دوبارہ کہا: میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ! لوہے کی انگوٹھی ہی لے آؤ۔ اس نے تلاش کی لیکن وہ بھی نہیں ملی۔ آپ ﷺ نے اس شخص سے پوچھا! کیا تمہیں قرآن حکیم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا کچھ حصہ یاد ہے؟ اس شخص نے عرض کیا! جی ہاں، فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا فَعَلِّمْهَا مِنَ الْقُرْآنِ"

"میں نے اس سے تمہارا نکاح کر دیا، پس تم اسے قرآن حکیم سکھاؤ"۔

(ابوداؤد: ۲۱۱۱ صحیح بخاری، کتاب النکاح: ۵۰۸۷۔ ۵۱۳۰۔ مسلم: ۱۴۲۵۔ ابن ماجہ: ۱۸۸۹)

اس حدیث سے اکثر علماء نے یہ جواز لیا ہے کہ مہر کے لئے کوئی معمولی سی چیز بھی ہوسکتی ہے۔ مثلاً کوڑا، جوتا، لوہے کی انگوٹھی وغیرہ۔ نیز یہ کہ اگر مرد کے پاس کچھ بھی نہ ہو تو عورت بھی رضا مند ہو تو مرد اسے قرآن حکیم سکھانے کو ہی اس کے مہر کے طور پر متعین کر سکتا ہے۔

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"اگر ایک شخص مہر میں اپنی بیوی کو مٹھی بھر جو دے دے اور وہ اس پر راضی ہو جائے تو نکاح جائز ہے"۔ (سنن ابی داوٗد، کتاب النکاح، باب قلۃ المہر)

عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے ان کے جسم پر زردی کا نشان دیکھا تو انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے ایک نواۃ کھجور برابر سونے کے عوض۔ آپ ﷺ نے سن کر فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"بَارَكَ اللّٰهُ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاة"

''اللہ آپ کو برکت دے، ولیمہ کرو چاہے ایک بکری ہی سہی''۔

(ابوداود:۲۱۰۹ صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب الولیمہ ولو بشاۃ ......صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب الصداق)

عرب میں نواۃ کھجور کی گٹھلی کو کہتے ہیں۔ نیز یہ لفظ پانچ درہم کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ (ابن اثیر، النہایہ فی غیر الحدیث:۴/۱۸۴، بحوالہ مسلمان عورت کے حقوق)

امہات المومنین کے مہر:

ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: ''ازواجِ مطہرات کا حق مہر کتنا تھا''؟

انہوں نے فرمایا: ازواج مطہرات کا مہر بارہ اوقیہ ایک نش ہوتا تھا۔ تم جانتے ہو کہ نش کتنا ہوتا تھا؟ ابوسلمہ نے عرض کیا! نہیں۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا! نش نصف اوقیہ کا ہوتا ہے اس حساب سے پانچ سو درہم ہو گئے اور یہی ازواجِ مطہرات کا مہر ہوتا تھا۔

(صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب الصداق:۱۴۲۶۔ ابوداود:۲۱۰۵)

انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور ان کی آزادی کو ہی ان کا مہر قرار دیا۔

(بخاری:۵۰۸۶۔ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب الصداق وجواز کونہ تعلیم القرآن......)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے رسول اللہ کے ساتھ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے انہوں نے چار ہزار درہم اور چار ہزار دینار مہر دیا تھا۔ جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد ازاں برقرار رکھا۔

(ابوداؤد: ۲۱۰۷۔ یہ حدیث شواہد کی بناء پر قابلِ قبول ہے)

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی نے ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی کی موجودہ دور کے حساب سے رقم یوں بیان کی ہے: ساڑھے بارہ اوقیہ کل مہر

ایک درہم کا وزن ۲/۱۔۴ ماشہ چاندی۔

۵۰۰ درہم ۲/۹×۱۲/۱=۲/۲۷۵=۲/۱۔۱۸۷ تولے چاندی۔

اگر ۱۵۰ روپے فی تولہ آج کل چاندی ہو تو ۲۸۱۵۲ روپے پاکستانی (یہ حساب تقریباً ۱۹۹۵ء کا ہے) (تیسیر القرآن جلد: ۱ص: ۳۳۲)

مہر میں صرف مال یا؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث گزر چکی ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو جس کے پاس لوہے کی انگوٹھی تک نہیں تھی اس کا نکاح صرف اس مہر پر کر دیا کہ اس شخص کو قرآن حکیم کا جس قدر حصہ یاد ہے وہ اپنی بیوی کو یاد کروا دے۔ چنانچہ فقہاء و محدثین کے ایک گروہ کا خیال ہے کہ صرف مال ہی نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ عورت کو کوئی فائدہ پہنچانا بھی مہر ہوسکتا ہے۔جیسا کہ مذکورہ شخص کا عورت کو قرآن حکیم سکھانے کا فائدہ پہنچانا ہی رسول اللہ ﷺ نے مہر قرار دیا۔اس طرح عورت یہ شرط بھی رکھ سکتی ہے کہ مرد اتنی مدت تک اس کی بکریاں چرائے یا فلاں کام کرے تو اس کا مہر ہوگا۔

فقہائے حنفیہ کا استدلال یہ ہے کہ مہر صرف وہی چیزیں بن سکتی ہیں جو مالیت رکھتی ہوں اور وہ عورت کی ملکیت میں دی جاسکتی ہوں۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

[وَ أُحِلَّ لَكُم مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ أَن تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُم](النساء:)

"حلال کی گئی ہیں تمہارے لئے ان (محرمات) کے سوا سب ہی عورتیں کہ تم اپنے مالوں کے بدلے انہیں چاہ سکتے ہو"۔

احناف بیہقی کی اس روایت کو بھی دلیل بناتے ہیں "لا مھر دون عشرۃ دراھم" مہر کی مقدار دس درہم سے کم نہیں ہوسکتی۔یہ روایت ضعیف ہے۔لہٰذا اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا (ضعیف ابن ماجہ:۴۱۳)

جلال الدین انصر عمری نے اس پر تفصیل سے لکھا ہے اور پھر وہ ثابت کرتے ہیں کہ حنفیہ کے دلائل کمزور ہیں۔بعض علماء مثلاً امام شافعی،امام

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثوری، ابن ابی یعلیٰ، ابوالزناد، امام ابنِ حزم، ابن وھب مالکی وغیرہ کی رائے یہ ہے کہ اتنی کم سے کم مقدار بھی کسی چیز کی ہو سکتی ہے جس میں مال کی صلاحیت موجود ہو چاہے وہ حقیری سی مقدار ہی کیوں نہ ہو۔

احناف کا کہنا ہے کہ قرآن حکیم سکھانے والے شخص کا معاملہ صرف اس کے لئے خاص تھا، یہ قرآن حکیم کے شرف کے پیشِ نظر تھا۔ لہٰذا یہ حکم ہر شخص کے لئے نہیں ہے۔ بہر حال صحیح احادیث میں مہر کی کوئی مقدار بھی متعین نہیں ملتی۔

حاصل:

کھاتے پیتے خوش حال مرد کو اپنی خوش حالی کے مطابق مہر دینا چاہئے اور عورت کو مہر ادا کرنے میں کسی تنگ دلی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔ کمزور معاش والے کو اپنی استطاعت کے مطابق مہر ادا کرنا چاہیے۔ البتہ جب کوئی شخص اتنا نادار ہو کہ اس کے پاس کوئی چیز بھی نہ ہو اور نکاح کے بغیر نہ رہ سکتا ہو، عورت بھی اس سے نکاح کروانے پر راضی ہو تو وہ شخص عورت کو تعلیمِ قرآن دینے کو مہر کے طور پر ٹھہرا سکتا ہے۔ جب کہ بعض جدید علماء کا مؤقف ہے کہ وہ اسے کوئی اور فن بھی سکھا سکتا ہے یا کوئی اور فائدہ وغیرہ اس کو پہنچا کر اسے مہر مقرر کر سکتا ہے لیکن یہ خیال درست نہیں، چونکہ احادیث میں تعلیمِ قرآن ہی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا مہر کے طور پر مقرر کرنے کا جواز ہے۔لہٰذا قرآن حکیم سکھانے تک ہی مہر کو محدود رکھنا چاہیے۔ورنہ اگر فن یا تعلیم کسی اور چیز کی دی جائے گی تو لوگ اس میں یہ بھی تمیز کریں گے کہ آیا عورت کے لئے مقررہ فن سیکھنا یا سکھانا درست بھی ہے یا نہیں؟

شریعت کا عمومی منشا یہی معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ایسی چیز مہر میں دی جائے جو عورت تک منتقل کی جا سکے اور وہ عرفِ عام میں مال بھی کہلاتی ہو۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مہر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

[وَ اٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِیْٓـًٔا مَّرِیْٓـًٔا](النساء:۴)

”عورتوں کو ان کے مہر بخوشی دے دو اگر وہ خوش دلی سے اس میں سے کچھ چھوڑ دیں تو تم مزے سے کھا سکتے ہو“۔

اور وہی چیز کھائی یا لی جا سکتی ہے جو مالیت رکھتی ہو اور دوسرے کی طرف منتقل بھی کی جا سکتی ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہر مرد پر فرض؟

مہر مرد پر ایک ایسا فرض ہے جسے جلد از جلد ادا کرنا یا پیشگی ادا کرنا یا بروقت ادا کرنا ضروری ہے کیونکہ اس کے ذریعے عورت پر مرد اپنا حقِ استمتاع کا جواز حاصل کرتا ہے۔

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اِنَّ اَحَقَّ الشرطِ اَنْ یُوَفّیٰ بِہٖ مَااسۡتَحۡلَلۡتُمۡ بِہٖ الۡفُرُوۡجَ"۔

(صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب الوفاءِ بالشرط فی النکاح برقم الحدیث: ۳۴۷۲)

"سب سے زیادہ پورا کرنے کے لائق وہ شرط ہے جس کے ذریعہ سے تم نے عورتوں کی شرمگاہوں کو اپنے لئے حلال کیا ہے"۔

گو اس میں وہ شرطیں بھی شامل ہیں جو عورت اور مرد کی طرف سے طے ہوں اور وہ اسلام کی بنیادی تعلیماتِ نکاح سے متصادم نہ ہوں، لیکن مہر کی ادائیگی ان سب میں سے اولین اور بنیادی شرط ہے، لہٰذا اسے سب سے پہلے پورا کرنا مرد کا فرض ہے۔

اگر مرد نے مہر ادا نہ کیا ہو اور وہ فوت ہو جائے تو اس کے ترکہ میں سے سب سے پہلے اس کی بیوی کا مہر ادا کیا جائے گا۔ بعد ازاں اس کا قرض ادا کیا جائے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مہر کے لئے دوسروں سے تعاون لینا

مہر کسی بالغ شخص کے نکاح کی بنیادی شرائط میں سے ہے، نیز مرد کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ جلد از جلد عورت کا مہر ادا کردے۔ لہٰذا اس کے لئے اس بات کا جواز ہے کہ وہ مفلس ہونے کی صورت کسی دوسرے شخص سے تعاون حاصل کرے۔ اسلامی معاشرے کے کھاتے پیتے لوگوں کا یہ فرض ہے کہ وہ خود بھی قابلِ نکاح لوگوں کو نکاح کر لینے پر ترغیب دیں اور مہر کا بندو بست نہ ہونے کی صورت اس کا انتظام بھی کریں۔

اسلامی حکومت پر بھی یہ فریضہ عائد ہوتا ہے کہ وہ بالغ فرد کا نکاح کرنے کا انتظام کرے اور نادار لوگوں کو مہر بھی مہیا کرے کیونکہ جب معاشرے میں بالغ افراد کا نکاح کر دیا جاتا ہے تو نگاہ اور شرم گاہ دونوں محفوظ ہو جاتے ہیں اور بے حیائی اور بدکاری کا وقوع کم ہو جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مہر کا تعاون لینے کے لئے ایک آدمی آیا تھا جس نے کہا تھا کہ چار اوقیہ چاندی کے مہر پر میں نے نکاح کیا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اتنی بڑی مہر کی رقم ناپسند کی تھی۔ (مسلم:۱۴۲۴)

اس حدیث سے بھی پتا چلتا ہے کہ صحابہ کرامؓ میں نکاح کر لینا اور مہر کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے جلد انتظام کرنا نیز اس کے لئے تعاون حاصل کرنا ایک معروف بات تھی۔

رسول اللہ ﷺ کے پاس جب ایک عورت نے اپنا آپ آپ ﷺ کو ہبہ کرنے کی پیش کش کی اور آپ ﷺ خاموش رہے تو ایک شخص نے اپنے آپ کو نکاح کے لئے پیش کر دیا لیکن اس کے پاس مہر کے لئے کچھ نہیں تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا: ''جاؤ گھر سے جا کر تلاش کرو چاہے، لوہے کی ایک انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو''۔

(بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب القرآۃ عن ظھر القلب، مسلم: ۱۴۲۵۔ ابوداؤد: ۲۱۱۱)

آپ ﷺ نے اسے یہ نہیں کہا کہ اگر تمہارے پاس اس وقت کچھ نہیں تو تم ابھی نکاح ہی نہ کرو یا مہر بعد میں ادا کر دینا...... اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ مہر کو بر وقت یا جلد ہی ادا کر دینا چاہیے۔

ہمارے ملک میں ساری عمر مرد مہر ادا نہیں کرتے اور نہ ہی بیوی مانگتی ہے۔ اگر دونوں میں سے کوئی فوت ہو جائے تو تب مہر کی رقم ترکہ میں سے نکالی جاتی ہے اور بعض گھرانوں میں موت پر بھی ادائیگی نہیں کی جاتی یا پھر طلاق کی نوبت آ جائے تب مہر کی ادائیگی زیرِ بحث آتی ہے۔ حالانکہ مہر ادائیگی کی استطاعت ہونے کے باوجود ادا نہ کرنا بدنیتی، عورت کے ساتھ دھوکہ اور شریعت کے ساتھ مذاق، نیز بیوی کے ساتھ تعلق ہی مشکوک ہوتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہر کس کی ملکیت؟

اللہ تعالیٰ نے مہر کے بارے میں جتنی آیات نازل کیں ان میں مہر کی نسبت عورت کی طرف کی۔ مثلاً

[وَ اٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا](النساء:۴)

''اور عورتوں کو ان کا مہر بخوشی دے دو پھر اگر وہ اس میں سے خوش دلی سے کچھ چھوڑ دیں تو تم مزے سے کھا سکتے ہو''۔

[فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً](النساء:۲۴)

''پھر ان میں سے جن عورتوں سے تم نے نکاح کے ذریعے فائدہ اٹھایا ہے ان کے مہر ان کو دو جو فرض ہے تم پر''۔

[وَ اِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ وَّ اٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْـًٔا اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا](النساء:۲۰)

''اگر تم ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی کو بدلنا چاہتے ہو اور تم نے ان میں سے کسی کو ڈھیر سارا مال دے دیا ہے تو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو، کیا تم اس کو لو گے؟ جب کہ وہ تمہارے لئے ناحق اور صریح گناہ ہے''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً] (البقرة:٢٣٦)

''اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم نے عورتوں کو اس وقت طلاق دی جب کہ ابھی تم نے نہ تو ان کو ہاتھ لگایا اور نہ ان کا مہر مقرر کیا''۔

مندرجہ بالا آیات اس کا ثبوت ہیں کہ مہر پر عورت کے علاوہ کسی اور کا حق نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے نکاحِ شغار (وٹہ سٹہ) کو حرام قرار دیا تو اس کی بھی ایک وجہ یہی ہے کہ اس میں عورت کو جو مہر خاوند سے ملنا تھا، اس کے ولی نے اس مہر کے بدلے میں اس کے خاوند سے بغیر مہر کے عورت حاصل کر کے نکاح کر لیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہر پر تصرف کا حق؟

مہر پر تصرف کا حق عورت کو ہے، کیونکہ مہر عورت ہی کی ملکیت ہے۔عورت مہر کی رقم یا مہر کی چیز کو اپنی مرضی سے کسی بھی تصرف میں لاسکتی ہے۔ چاہے تو وہ اولیاء کو دے، چاہے تو خاندان کی عورتوں پر خرچ کر دے، چاہے تو بچوں پر خرچ کرے، فی سبیل اللہ خرچ کرے، اپنا کاروبار شروع کر لے، اسے جائیداد کی صورت میں محفوظ کر لے، خاوند ہی کو دے دے، غرض وہ اس پر مالک اور متصرف ہے۔ البتہ حرام امور میں مال خرچ کرنا کسی بھی مسلمان کے لئے جائز نہیں۔ لہٰذا عورت کے لئے بھی حرام امور پر صرف کرنا جائز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مرد کے حقِ تصرف کو یہ کہہ کر رد کر دیا:

[فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِیْٓــًٔـا مَّرِیْٓــًٔـا] (النساء:۴)

''اگر وہ بخوشی تمہیں اس میں سے کچھ دے دیں تو تم اسے مزے سے کھا سکتے ہو''۔

معلوم ہوا کہ عورت اپنا حقِ تصرف استعمال کرتے ہوئے خوش دلی سے مرد کو کچھ حصہ چھوڑ سکتی ہے یا کچھ حصہ اسے واپس کر سکتی ہے۔ اسلام نے اولیاء کے حقِ تصرف کو نکاحِ شغار حرام کر کے نیز دیگر تمام مندرجہ بالا آیات کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذریعے ختم کردیا۔

شوہر کو مہر دینا؟

شعبیؒ کہتے ہیں کہ قاضی شریحؒ کی عدالت میں ایک عورت آئی جو اپنے شوہر کو عطیہ دے کر واپس لینا چاہ رہی تھی۔ جب کہ شوہر مذکورہ بالا آیت کا حوالہ دے کر کہہ رہا تھا کہ اسے واپس لینے کا حق نہیں ہے۔ قاضی شریحؒ نے کہا قرآن حکیم نے عورت کے خوش دلی سے شوہر کو دینے کا ذکر کرتے ہوئے لینے کا حکم دیا ہے۔ اگر عورت نے تمہیں خوش دلی سے دیا ہوتا تو وہ واپسی کا مطالبہ نہ کرتی۔ لہٰذا واپس کرو۔

عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قاضیوں کو لکھا تھا کہ عورتیں خاوند کی رغبت اور خوف سے بھی مہر دے دیتی ہیں۔ اگر عورت مہر دینے کے بعد پھر رجوع کرنا چاہے تو اسے اس کا حق حاصل ہے۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ تاکید بھی کی تھی کہ کسی نو بیاہتا عورت کی طرف سے مرد کو دیئے گئے عطیے، ہدیے، تبرّع (بلا معاوضہ نیکی کے طور پر دینا) کو جائز قرار نہ دیں۔ جب تک کہ عورت کے ہاں بچہ پیدا نہ ہو جائے یا نکاح کے بعد شوہر کے گھر گئے ہوئے ایک سال نہ گزر جائے۔ (فقہ عمر رضی اللہ عنہ عنوان: مہر)

محمد رواس قلعجی فقہ عمر رضی اللہ عنہ اور فقہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مرتب لکھتے ہیں: اس مسلک کی وجہِ جواز یہ حقیقت ہے کہ شادی کے ابتدائی ایام میں شوہر کی طرف سے جس حسنِ سلوک اور ناز برداری کا مظاہرہ ہوتا ہے اس سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیوی اپنے مال میں بے تکے طریقے سے تصرف کرتی ہے اور اپنا سب کچھ اپنے شوہر کے حوالے کر دینے میں خوشی محسوس کرتی ہے۔ اس بناء پر احتیاطاً اس کے اپنے مال میں تصرف پر اس مدت تک پابندی لگا دی گئی۔

(فقہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عنوان: مہر)

شوہر کا مہر معاف کرانا؟

شوہر کا بیوی کو عام عطیہ دے کر بھی واپس لینا درست نہیں۔ جب کہ مہر ایک واجب عطیہ ہے۔ لہٰذا شوہر نہ تو مہر میں سے کچھ حصے کا مطالبہ کر سکتا ہے اور نہ ہی پورے مہر کا۔ نیز مرد کے لئے یہ درست نہیں کہ وہ بیوی سے مہر معاف کرائے۔ جس کی بہت سی وجوہات ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ نے مرد کو عورت پر نگران اور منتظم ہونے کا جو منصب دیا ہے اس کی بنیاد ہی مرد کا عورت پر مال خرچ کرنا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

[اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ بِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ](النساء:۳۴)

"مرد عورتوں کے جملہ معاملات کے ذمہ دار اور منتظم ہیں، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دے رکھی ہے اور اس لئے بھی کہ وہ اپنے مال خرچ کرتے ہیں"۔

گویا مرد مال خرچ کرنے والا ہے، اس کی مردانگی کا یہ تقاضا ہے کہ وہ مہر دے اور خوش دلی سے عورت کے دیگر اخراجات بھی پورے کرے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ معاف یا تخفیف وہ شخص کراتا ہے جو تنگ دست ہو اور اس کے پاس نہ کوئی چیز ہو جو مالیت رکھتی ہو اور نہ ہی مال۔ جب اکثر شوہر بہت سی چیزوں اور مال کے مالک ہوتے ہیں۔

☆ مہر معاف کرانا یا تخفیف کرانے کا خواہش مند ہونا اللہ کے حکم میں تنگی محسوس کرنے یا اس سے جان چھڑانے کا آئینہ دار ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا ہر حکم اس قابل ہے کہ اس پر دوڑ دوڑ کر عمل کیا جائے۔

☆ ایک ایسا قرض ہے جس کو ادا کرنے میں ترجیح حاصل ہے۔ چنانچہ مرد اگر مہر ادا کیے بغیر فوت ہو جائے تو اس کے مال میں سے تمام قرضوں پر مہر کو فوقیت دیے جانے کا حکم ہے۔

☆ بعض لوگ شادیوں کی رسومات پر ہزاروں کی رقم خرچ کر دیتے ہیں لیکن بیوی سے امید رکھتے ہیں کہ وہ مہر معاف کر دے حالانکہ یہی تو اصل جگہ خرچ کرنے کی ہے۔

✿✿✿

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہر میں ردّ و بدل

میاں بیوی باہمی رضامندی سے مہر کی مقرر شدہ رقم یا چیز کے بجائے کسی اور چیز پر بھی اتفاقِ رائے کر سکتے ہیں اور اس میں کمی یا بیشی بھی کر سکتے ہیں جس کا ثبوت اس آیت سے ملتا ہے۔

[وَ لَاجُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُمْ بِهِ مِنْ بَعْدِالْفَرِيْضَةِ](النساء:۲۴)

''اس بات میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ مہر مقرر ہونے کے بعد تم آپس کی رضا مندی سے اس کے بارے کوئی چیز مقرر کر لو''۔

نیز میاں بیوی مقررہ وقت سے قبل مقررہ وقت سے تاخیر بھی کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ عورت رضا مند ہو تو......

دراصل جب عملی زندگی شروع ہوتی ہے تو باہمی روابط میں حسن ایک دوسرے کے ساتھ مہربانی، اعتماد اور خوشگوار زندگی کے تقاضے کچھ اور ہوتے ہیں۔ لہٰذا مہر کی ادائیگی میں سہولت اور گنجائش پیدا کی جا سکتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ مرد خوش دلی سے ادا کرنے پر آمادہ ہو اور عورت کسی شکوے کے بغیر اسے قبول کر لے یا وقتی طور پر نہ بھی لے تو اسے واقعتاً کوئی شکایت پیدا نہ ہو۔

مہر ادا کرنے کا آسان طریقہ:

ہمارے معاشرے میں مہر کو ایک بوجھ سمجھا جاتا ہے، جب کہ شادیوں کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیگر تمام اخراجات اللہ تعالیٰ کی شریعت نے مقرر نہیں کیے۔ جہیز، مایوں، مہندی، منگنی، عیدوں، شبراتوں کا لینا دینا، بارات، بری، مکلاوہ، مووی، بینڈ باجے، گھوڑا بھگی، سہرا گانا، سلامیاں، رشتہ داروں کا لین دین، غرض یہ سب اخراجات ایسے ہیں جو حرام ہیں۔ جب کہ ہمارے ہاں دل کھول کی ان پر خرچ کیا جاتا ہے بلکہ کہا جاتا ہے کہ شادی تو خوشی کا موقع ہے جی بھر کر قرض لو اور خوب اڑاؤ۔ شیطان کو خوش کیا جاتا ہے اور ربّ کریم کی ہزار ہا نافرمانیاں کی جاتی ہیں۔ اسی وجہ سے شادیوں میں برکت اور میاں بیوی کے تعلق سکینت، مودّت اور رحمت ہی مفقود ہو چکی ہے۔ باہمی رنجشیں، گھریلو جھگڑے، بدگمانی، بچوں کی بے راہروی اور نافرمانی چاروں طرف سے عذاب بن کر ہم پر مسلط ہو چکی ہے۔

مہر دینے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ:

☆ جیسے ہی شادی کا بجٹ بنایا جائے، سب سے پہلے مہر کی رقم یا چیز کا تعین کر کے اسے فراہم کیا جائے۔ باقی اخراجات صرف وہی کیے جائیں جن کا جواز ہے۔ مثلاً دلہن کے لیے تین یا چار جوڑے، ولیمہ کا سادہ سا سامان، میاں بیوی کو گھر کے لئے نئے گھر کا انتظام (سادہ سا) اور باورچی خانے کا ضروری سامان دے دیا جائے۔ اگر استطاعت نہ ہو تو مکان کا عارضی یا کرائے پر انتظام کر لیا جائے۔

☆ ہمارے یہاں عورت کو [illegible] نکاح کا رواج ہے۔ شوہر کی طرف سے جو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیور بنوایا جائے اس میں سے کوئی چیز یا پورا زیور مہر میں دے دیا جائے۔

☆ عورت کے لئے جو کپڑے بنائے جائیں انہیں بھی مہر کے طور پر دیا جا سکتا ہے۔

☆ جو گھریلو سامان یا باورچی خانے کی چیزیں لڑکے والے خریدیں انہیں ہی مہر کے طور پر دے دیں۔

☆ عموماً پہلی رات مرد عورت کو کوئی نہ کوئی تحفہ دیتا ہے اس تحفے کو مہر میں شامل کر لیا جائے۔

☆ جب بھی مرد عورت کے لئے کوئی تحفہ یا اس کی ضرورت کی چیز لائے عورت کو بتا دے کہ یہ اس کے مہر میں سے ہے۔ اسی طرح آہستہ آہستہ مہر کی رقم ادا ہو جائے گی۔

لیکن یہ سب اسی صورت میں ہے جب عورت اس پر راضی ہو کہ وہ مہر میں مندرجہ بالا چیزوں کو قبول کر لے گی، ورنہ جس چیز پر عورت رضا مند ہو اور باہم طے ہو جائے وہی مرد کو ادا کرنا ہوگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمود ونمائش اور مہر

بعض لوگ نمود ونمائش کے لئے مہر زیادہ رکھتے ہیں جب کہ اسلام میں مہر ایک عبادت ہے جس کا وجوب ربّ کریم کی طرف سے طے کردہ ہے۔لہٰذا مہر صرف وہی درست ہے جس کا مقصد عورت کو اپنے لئے حلال کرنا ہو اور مرد کی استطاعت کے بھی مطابق ہو۔

عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں لوگوں نے مہر زیادہ باندھنے شروع کر دیئے تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے ناپسند کیا۔کیونکہ مہر کا زیادہ ہونا نوجوانوں کے لئے نکاح میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے۔

ایک بار آپ نے لوگوں سے کہا: عورتوں کے مہر زیادہ مقرر کرنے سے بچو، اگر مہر کی زیادتی اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی نیکی یا انسانوں کے نزدیک باعثِ عزت امر ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم سب سے اس کے زیادہ حق دار تھے۔جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کسی نکاح میں بھی بارہ اوقیہ چاندی سے زیادہ مہر ادا نہیں کیا۔اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں کے نکاح میں بارہ اوقیہ چاندی سے زیادہ مہر مقرر کیا گیا۔تم جب زیادہ بڑا مہر مقرر کر لیتے ہو تو تمہارے دل میں گرہ پڑ جاتی ہے کہ میں نے اس عورت کے مہر کی خاطر سخت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تکلیف اٹھائی۔ (ابوداؤد:۲۱۰۶۔نسائی:۳۳۴۹۔ترمذی:۱۱۱۴۔ابن ماجہ:۱۸۸۷۔ابن حبان:۱۲۵۹)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اِنَّ اَعْظَمَ النِّكَاحَ بَرَكَةً اَيْسَرُهُ مَؤُنَةً" (مسند احمد:۸۲/۲)

"سب سے زیادہ برکت والا نکاح وہ ہے جس کا مالی بوجھ ہلکا ہو"۔

ایک اور حدیث میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

"خَيْرُ الصَّدَاقِ اَيْسَرُهُ" (ابوداؤد:۳۲۱۷)

"بہترین مہر وہ ہے جو آسانی سے ادا کیا جا سکے"۔

ان احادیث سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ نکاح میں برکت اس مہر سے ہوتی ہے جو آسانی سے ادا کیا جا سکے۔

دورِ رسالت میں مہر کم باندھنے کا رواج تھا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ہم لوگوں کا مہر دس اوقیہ یعنی چار سو درہم ہوا کرتا تھا۔ (نسائی، کتاب النکاح، باب القسط فی الاصدقۃ)

دراصل جن امور کا تعلق معاشرت سے ہے ان میں سے جو کام ایک شخص کرتا ہے بعض اوقات لوگ اس کی تقلید کیا کرتے ہیں۔ خصوصاً معاشرے کے دنیا دار لوگ اور امیر طبقہ۔ نیز اہلِ علم اور اہل دین کی بھی تقلید کی جاتی ہے۔ معاشرتی امور چاہے اللہ کے حکم ہی سے متعلق ہوں، رسم کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ لہٰذا جب بڑے بڑے مہر باندھنے، ان پر فخر کرنے اور ان کا بڑے بڑے مہروں کی تشہیر کرنے کا رجحان عام ہو جائے تو یہ نکاح کو مشکل

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دیتا ہے۔ کیونکہ ہر شخص کے بس میں یہ نہیں ہوتا۔ جس کی وجہ سے لوگ قرض اٹھا کر نکاح کرنے پر مجبور ہوتے ہیں یا قرض سے بچنے کے لئے تب تک نکاح ہی نہیں کرتے جب تک مطلوبہ رقم جمع نہ ہو۔ جب نکاح دیر سے کیے جانے کا رجحان عام ہو جائے تو معاشرے میں بے حیائی پھیلنے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ بعض لوگ مہر زیادہ لکھوا لیتے ہیں لیکن ادا معمولی سی رقم ہی کرتے ہیں۔ ان کی نیت یہ ہوتی ہے کہ صرف اتنی بڑی رقم لکھ رہے ہیں، لینا دینا تو کسی نے نہیں۔ گویا نکاح کا آغاز ہی جھوٹ اور فریب سے ہوتا ہے۔ حالانکہ ایسا صریح دھوکا اسلام میں جائز نہیں۔

بعض اوقات والدین مہر اس لئے زیادہ لکھواتے ہیں کہ مرد عورت کو اس کی وجہ سے طلاق نہیں دے گا۔ حالانکہ یہ بھی آغاز ہی سے خرابیٔ نیت کا آئینہ دار خیال ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی استطاعت نہ ہو تو مہر کی کثیر مالیت مقرر کرنے کو ناپسند کیا ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے اس شخص سے فرمایا: جو مہر کے لئے تعاون لینے آیا تھا۔ کہ گویا یہ پہاڑ چاندی کا ہے اور تم اس پر سے چاندی اتارتے ہو۔ (مسلم، کتاب النکاح، باب من اراد النکاح المرأة)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہر اور قانون

مہر کے قانون میں تبدیلی؟

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مہر دورِ جہالت کی یادگار ہے۔ تب عورت معاشی طور پر خود کفیل نہیں ہوتی تھی۔ اب جب وہ خود کماتی ہے اور مرد کی دست نگر نہیں رہی تو اسے دورِ جہالت کے اس قانون کی بھی کوئی ضرورت نہیں۔

ایسا کہنے والے دراصل عقل گزیدہ ہیں۔ انہیں یہ معلوم نہیں یا وہ تسلیم ہی نہیں کرنا چاہتے کہ جہالت کے دور میں مہر کا نام تو موجود تھا لیکن عملاً یہ حق عورت کا ولی وصول کرتا تھا۔ اسلام نے جہالت کی اس غاصبانہ اور ظالمانہ رسم کو بدلا اور مہر کو صرف عورت کا حق قرار دیا۔ نیز مرد کو تاکید کی کہ وہ ہنسی خوشی عورت کو اس کا مہر ادا کر دے اور اولیاء کے متعلق اسلام نے تاکید کی کہ وہ بھی مہر نہیں لے سکتے کیونکہ یہ عورت کا ذاتی حق ہے جو عورت جیسے عزو شرف اور چاہے جانے والی ہستی ہونے کی بناء پر اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کیا ہے۔ اس عطیہِ ربانی کو اس سے نہ کوئی دوسرا چھین سکتا ہے، نہ ہی اس قانون کو کوئی بدل سکتا ہے۔ مہر کا تعلق کسی تہذیب اور زمانے سے نہیں ہے بلکہ تاقیامت غیر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متبدل قانون شریعت سے ہے۔

رہی معاشی خود کفالت کی بات! عورت چاہے کتنی ہی صاحب جائیداد کیوں نہ ہو، اللہ تعالیٰ نے اس کے تمام معاشی حقوق مرد پر عائد کیے ہیں اور وہ انہیں ادا کرنے کا پابند ہے۔ اگر وہ ادا نہیں کرتا تو عورت بذریعہ عدالت اس سے وصول کر سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کو معاشی تگ ودَو اور اس سلسلے میں پیش آمدہ تمام ذہنی وجسمانی مشکلات سے سبک دوش رکھا ہے۔ ہاں اگر حجاب میں رہ کر چار دیواری میں، مرد کے حقوق میں کوئی کمی لائے بغیر کچھ کما لیتی ہے تو یہ درست ہے لیکن فرض اس پر پھر بھی نہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ مرد طالب ہے اور عورت مطلوب، اصولاً طالب ہی کو مطلوب تک پہنچنا چاہیے۔ اسی لئے مرد مہر کے ذریعے مطلوب تک اپنی طلبِ صادق کے جذبات پہنچاتا ہے۔ مرد پر عورت کے معاشی حقوق کی ادائیگی واجب ہے۔ مہر ان معاشی حقوق کی برکات کی سب سے پہلی پھوار ہے جو ٹھنڈک، فرحت، لطافت، سکون اور ملائمت بن کر عورت پر برستی ہے۔

عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت میں جب لوگوں نے زیادہ مہر باندھنا شروع کر دیا تو آپ نے ارادہ کیا کہ اس کی چار سو درہم آخری حد مقرر کر دیں۔ ابھی آپ یہ بات کہہ ہی رہے تھے کہ سامعین میں سے ایک خاتون نے کہا: "آپ کو اس فیصلہ کا حق نہیں ہے اس لئے کہ یہ قرآن حکیم کے حکم کے خلاف ہے پھر اس عورت نے مندرجہ ذیل آیت تلاوت کی:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[وَ اِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ وَّ اٰتَيْتُمْ اِحْدٰهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْئًا اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا] (النساء:۲۰)

''اگر تم ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی بدلنا چاہتے ہو اور تم نے ان میں سے کسی کو ڈھیر سارا مال دے دیا ہو تو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو، کیا تم اس کو لو گے؟ جب کہ وہ تمہارے لئے ناحق اور صریح گناہ ہوگا''۔

یہ سن کر عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک عورت نے صحیح بات کہی ہے اور عمر کا فیصلہ غلط تھا۔ (فتح الباری ۹/ ۱۶۱۔ اس واقعے کو عام روایت کیا جاتا ہے لیکن یہ ضعیف ہے)

مہر کے تعین کا حق کس کو؟

مہر کے تعین کا حق مکمل طور پر عورت کے اولیاء کے پاس نہیں کیونکہ بعض اوقات اولیاء موہوم خدشات کے پیش نظر مرد پر دباؤ ڈال کر زیادہ مہر منوا لیتے ہیں جس میں عورت کی اپنی مرضی کو دخل نہیں ہوتا۔ نتیجہ یہ کہ زیادہ مہر کی وجہ سے عورت کو مرد کی طرف سے طعنے ملتے ہیں اور بہانے بہانے سے تنگ کیا جاتا ہے۔ البتہ اولیاء کا مشورہ مہر کے تعین میں شامل ہونا چاہیے۔ صرف مرد یا عورت کے اقارب بھی مہر متعین کرنے کا حق نہیں رکھتے۔ مہر کے تعین کے لئے مرد اور عورت کی باہمی رضامندی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

[وَ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا] (النساء:۲۴)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کنواری لڑکی کے چونکہ تمام معاملات کی وکالت اس کے اولیاء ہی کرتے ہیں۔لہٰذا اس کی طرف سے اس کے اولیاء مرد سے بات کریں گے۔اولیاء لڑکی کے خیر خواہ اور ہمدرد ہوتے ہیں اور وہ مہر کے تعین میں بھی لڑکی کی خیر خواہی ملحوظ رکھیں گے۔

اگر لڑکی نابالغہ ہو تو اس کا مہر اولیاء ہی متعین کریں گے اور وہی وصول کریں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہر مقرر کرنے کی غیر شرعی صورتیں

☆ مرد یا سسرال کی طرف سے یہ شرط رکھنا کہ لڑکی کو اتنی اتنی مالیت کا جہیز دیا جائے ...... یا فلاں فلاں چیز داماد یا سسرالی افراد کو دی جائے داماد یا سسرالی افراد کو دی جائے تو پھر اتنا اتنا مہر دیا جائے گا۔

☆ مہر لکھ دینا لیکن ادا کرنے کی نیت نہ ہونا۔

☆ سسرال کا یہ شرط رکھنا کہ جس قدر ہماری فلاں بہو یا بیٹی کو مہر ملے گا اتنا ہی ہم اس عورت کو مہر دیں گے۔

❀❀❀

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہر کی اقسام

مہر مثل:

مہر کی وہ مقدار ہے جو کسی عورت کے باپ کے خاندان کی عورتوں کے مہر کی مالیت اوسطاً مقرر ہو۔ مہر مثل کا انطباق اس وقت کیا جاتا ہے جب نکاح کر دیا جائے لیکن مہر کا تعین نہ ہوا اور مرد یا عورت میں سے کوئی فوت ہو جائے تو عورت کو مہر مثل دلوایا جاتا ہے۔

اگر مرد مہر طے کرنے سے قبل ہی عورت کو طلاق دے دے اس نے عورت سے خلوت بھی کر لی ہو مگر مہر کا تعین نہ کیا ہو تو بھی عورت کو مہر مثل دلوایا جاتا ہے۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کسی نے مسئلہ پوچھا کہ ایک آدمی کا انتقال ہو گیا، اس نے بیوی کا نہ تو مہر مقرر کیا تھا نہ خلوت کی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اس صورت میں بیوی کا مہر وہ ہوگا جو اس کے خاندان کی دوسری عورتوں کا مہر ہوتا ہے، نہ کم نہ زیادہ۔ یہ عورت عدت پوری کرے گی اور اسے میراث بھی ملے گی۔ معقل بن سنان اشجعی رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی تو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے فتوے کو تائید میں فرمایا: ''ہمارے قبیلہ کی ایک عورت بروع

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنت واشق کا یہی معاملہ تھا تو رسول اللہ ﷺ نے یہی فیصلہ کیا صادر فرمایا تھا"۔ یہ سن کر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بہت خوش ہوئے۔

(سنن ترمذی، ابواب النکاح: ۱۱۴۵۔ ابوداؤد: ۲۱۱۶۔ ابن ماجہ: ۱۸۹۱۔ ابن حبان: ۴۱۰۰)

یاد رہے کہ مہر مثل میں عورت کے باپ کے خاندان کی عورتوں کا مہر دیکھا جاتا ہے۔ مثلاً بہنیں، بھتیجیاں، پھوپھیاں، چچا زاد وغیرہ۔ ماں کے خاندان کی عورتوں کو مثال نہیں بنایا جاتا۔

مہر معجّل اور غیر معجّل:

معجّل عجلت سے ہے اور اس کا مطلب ہے جلدی اَدا کر دینا، جب مہر نکاح پر ہی ادا کر دیا جائے تو اسے مہر معجّل کہتے ہیں اور جب مہر مؤخر کر دیا جائے تو اسے غیر معجّل کہا جاتا ہے۔

مہر موجّل

موجّل اجل سے ہے اور اس کا مطلب ہے کوئی مدت طے کرنا۔ جو مہر نکاح پر ادا نہ کیا جائے اور مرد و عورت کے درمیان مہر ادا کرنے کی مدت مقرر کر لی جائے تو ایسے مہر کو مہر موجل کہتے ہیں۔

مہر عند الطلب:

اس کا مطلب ہے جب طلب کیا جائے ادا کیا جائے گا۔ اس میں مہر کی مدت کا تعین نہیں ہوتا بلکہ یہ طے ہوتا ہے کہ بیوی جب چاہے وصول کر لے لیکن جب بیوی کو مہر ادا کیا جائے تو مرد کو چاہیے کہ دو گواہ کر لے یا دستاویز لکھ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے تا کہ بعد ازاں شک وشبہ پیدا نہ ہو۔

مہر فاطمی یا مہر شرعی:

یہ ایک غلط اور خود ساختہ اصطلاح ہے ۔یہ صرف ۳۲ روپے متعین ہے۔نا معلوم یہ اصطلاح ہمارے معاشرے میں کب اور کیسے پھیلی، حالانکہ نہ تو شریعت نے ۳۲ روپے مقرر کیے ہیں اور نہ ہی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مہر ۳۲ روپے مقرر ہوا تھا۔مولانا عبد الرحمٰن کیلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں :ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ حساب کسی عالم نے اس دور میں میں لگایا ہوگا جب متحدہ ہندوستان میں ایک روپے کا چار سیر دیسی گھی مل جاتا تھا۔ملازمین کی تنخواہ ۲۰ روپے سے لے کر ۴ روپے تک ماہوار ہوتی تھی۔سونے کا بھاؤ تقریباً پانچ روپے تولہ ہوتا تھا۔اس وقت ۳۲ روپے کا چھ تولے سونا آجاتا تھا۔اب صورتِ حال یہ ہے کہ روپے کی قیمت ہزار گنا گر چکی ہے مگر لوگوں کو ۳۲ روپے اسی زمانہ کے یاد ہیں۔(تفسیر تیسیر القرآن، جلد اول، ص:۳۳۳)

حاصل یہ کہ مہر شرعی یا مہر فاطمی ہمارے معاشرے کی خود ساختہ اصطلاح اور خود ساختہ دلیل اور خود ساختہ رواج ہے۔اس کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں۔لہٰذا اس رواج کو ختم کرنا چاہیئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زوجین کے مختلف حالات اور مہر

طلاق کی صورت میں:

اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں:

☆ اگر مہر مقرر ہو چکا تھا اور خلوت بھی ہو چکی تھی۔ مگر مرد مہر ادا کر چکا ہو تو اس میں سے کچھ بھی واپس نہیں لے سکتے اور اگر ابھی ادا نہیں کیا تو پورا مہر خوش دلی سے ادا کرے۔ ارشاد ربانی ہے:

[وَ لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْئًا] (البقرہ:۲۲۹)

"تمہارے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ جو (مہر) تم نے ان کو دیا ہے اس میں سے کچھ لو"۔

☆ اگر خلوت ہو چکی ہو لیکن مہر کا تعین نہیں ہوا تھا تو مہر مثل ادا کرنا ہوگا۔

☆ اگر خلوت نہیں ہوئی تھی لیکن مہر کا تعین ہو چکا تھا تو اس صورت میں نصف مہر عورت کو دیا جائے۔ اگر مہر نہیں دیا تو قرآن میں یہ صراحت موجود ہے:۔

[وَ إِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَ قَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّا أَنْ يَّعْفُوْنَ أَوْ يَعْفُوَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ وَ أَنْ تَعْفُوْٓا أَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَ لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ إِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ] (البقرہ:۲۳۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور اگر تم نے ان کو ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دی اور تم ان کا مہر مقرر کر چکے تھے تو جو مہر مقرر کیا تھا اس کا آدھا ہوگا، ہاں اگر وہ درگزر کریں (اور اس سے کم لیں) یا وہ شخص جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے (یعنی خاوند) درگزر کرے (اور زیادہ دے تو ایسا کر سکتا ہے) اگر تم عفو و درگزر سے کام لو تو یہ تقویٰ سے زیادہ قریب ہے۔ آپس میں احسان کرنا نہ بھولو، بے شک جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے دیکھتا ہے''۔

معلوم ہوا کہ خلوت سے پہلے طلاق ہو جائے جب کہ مہر مقرر ہو چکا ہو تو نصف مہر عورت کا اور نصف مرد کا ہے۔ البتہ عورت نصف سے کم پر راضی ہو جائے تو یہ اچھی بات ہے۔ اور اگر مرد نصف سے زیادہ مہر ادا کر دے یا پورا ہی دے دے تو یہ حسنِ سلوک اور تقویٰ کی علامت ہے۔

☆ اگر خلوت بھی نہیں ہوئی اور مہر کا تعین بھی نہیں ہوا صرف نکاح ہوا تھا تو عورت کو مہر نہیں بلکہ متاع (کچھ نہ کچھ بغیر مقدار کے تعین کے) دیا جائے گا۔ ارشاد ہے:

[لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً وَّ مَتِّعُوْهُنَّ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَ عَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ] (البقرہ:۲۳۶)

''اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم نے عورتوں کو اس وقت طلاق دی جب کہ ابھی تم نے نہ تو ان کو ہاتھ لگایا اور نہ ان کا مہر مقرر کیا۔ اس صورت میں ان کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ متاع دے دو، صاحبِ حیثیت اپنی حیثیت کے مطابق اور تنگ دست اپنی حیثیت کے مطابق۔ متاع معروف کے مطابق ہو، یہ احسان کرنے والوں پر لازم ہے"۔

متاع لغت میں تھوڑے سے ساز وسامان کو اور اس چیز کو کہتے ہیں جس سے وقتی طور پر فائدہ اٹھایا جاسکے۔ قرآن پاک میں گھر کے اندر عمومی استعمال کی چیزوں کو سورۃ الاحزاب:۵۳ میں، دھات سے بنی ہوئی چیزوں کو سورۃ الرعد:۱۷ میں، دینوی زندگی میں فائدہ اٹھانے کی چیزوں کو سورۃ البقرہ:۲۶ میں اور آخرت کے مقابلے میں دنیا کو بھی متاع کہا گیا ہے۔

اس آیت کی روشنی میں طلاق دیتے ہوئے عورت کو کچھ بھی دے دینا، چاہے وہ کپڑوں کا جوڑا ہی ہو متاع کہلاتا ہے اور یہ پسندیدہ ہے فرض نہیں ہے۔

دراصل اسلام یہ پسند کرتا ہے کہ مرد جب عورت کو چھوڑے تو بھی اچھے طریقے سے چھوڑے اور اسے کوئی نہ کوئی مالی فائدہ دے کر چھوڑ دے۔ چنانچہ مقررہ مہر کی صورت میں بھی طلاق ہو اور مرد پورا مہر بھی عورت کو ادا کرے تو اس صورت میں بھی اسلام نے یہ پسند کیا ہے کہ وہ عورت کو کچھ مزید بھی دے دے۔

اگر عورت وفات پا جائے:

اگر مہر بھی مقرر تھا، خلوت بھی ہو چکی تھی تو مرد عورت کا پورا مہر ادا کرے گا اور وہ عورت کے شرعی ورثا میں تقسیم ہوگا جن میں مرد بھی شامل ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ اگر مہر ادا کیا جا چکا تھا، خلوت بھی ہو چکی تھی اور مہر بعینہ موجود ہے یا اس کا کچھ حصہ موجود ہے تو وہ عورت کے ترکہ میں شامل ہو گا اور شرعی ورثاء میں تقسیم کیا جائے گا۔

☆ اگر خلوت نہیں ہوئی، مہر مقرر ہو چکا تھا، ادائیگی بھی ہو چکی تھی تو بھی یہ عورت کے ترکہ میں شمار ہو گا اور اس کے شرعی ورثاء میں تقسیم ہو گا۔

☆ اگر خلوت نہیں ہوئی، نہ مہر متعین ہوا، صرف نکاح ہوا تھا تو اس صورت میں بھی عورت کو مہر مثل ملے گا جو اس کے شرعی ورثاء میں تقسیم ہو گا۔

اگر مرد وفات پا جائے:

اگر مرد وفات پا جائے جب کہ خلوت ہو چکی ہو، مہر بھی متعین ہو چکا ہو لیکن ادائیگی نہیں ہوئی تھی یا ابھی کچھ ادائیگی باقی ہے تو مرد کے ترکہ میں سے دوسرے قرضے ادا کرنے سے پہلے، کسی وصیت پر عمل کرنے سے پہلے اور ورثاء میں ترکہ تقسیم کرنے سے پہلے عورت کا مہر ادا کیا جائے گا۔ عورت چاہے تو معاف کر سکتی ہے لیکن اس پر دباؤ نہیں ڈالا جائے گا۔

☆ اگر خلوت ہو چکی تھی لیکن مہر متعین نہیں ہوا تھا تو عورت کو خاوند کے ترکہ سے سب سے پہلے مہر مثل دلوایا جائے گا۔

☆ اگر خلوت نہیں ہوئی، مہر متعین ہو چکا تھا تو عورت کو مرد کے ترکہ سے پورا مہر دیا جائے گا۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ ایک شخص کسی عورت سے نکاح کر لیتا ہے اور اس کے لئے مہر کا تعین بھی کر دیتا ہے پھر زن

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وشو کا تعلق قائم ہونے سے پہلے وفات پا جاتا ہے۔ آپ نے جواب دیا:
''بیوی کو پورا مہر ملے گا اور میراث میں بھی اس کا حصہ ہوگا''۔

(عبدالرزاق ابنِ ابی شیبہ، سنن بیہقی، فقہ عبداللہ بن عباس، ص: ۷۸۱ عنوان، نکاح)

☆ اگر مہر کا تعین نہیں ہوا، نہ خلوت ہوئی، صرف نکاح ہوا تھا تو عورت کو مہر مثل ملے گا۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ ایک آدمی انتقال کر گیا۔ اس نے بیوی کا نہ تو مہر مقرر کیا تھا نہ خلوت کی تھی۔ آپ نے جواب دیا کہ اس کی بیوی کو وہ مہر ملے گا جو اس کے خاندان کی عورتوں کو دیا جاتا ہے نہ کم نہ زیادہ۔ اسے عدت بھی پوری کرنا ہوگی۔ اسے میراث بھی ملے گی۔ معقل بن سنان اشجعی نے سنا تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے فتوے کی تائید کی اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے قبیلے کی ایک عورت بروع بنت واشق کے بارے میں یہی فیصلہ کیا تھا یہ سن کر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بہت خوش ہوئے۔ (سنن ترمذی، ابواب النکاح: ۱۱۴۰۔ ابوداؤد: ۲۱۱۶۔ ابنِ ماجہ: ۱۸۹۱)

اگر عورت خلع لے لے:

اگر عورت خود مرد سے علیحدگی اختیار کر لے تو ایسی صورت میں مرد سے کسی مہر کی مستحق نہیں ہوگی۔ (فقہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، عنوان نکاح، ص: ۷۸۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہر کے حکم میں دیگر اشیاء

مرد نکاح سے قبل یا نکاح کے بعد جو کچھ بھی عطیہ یا ہبہ کے طور پر عورت کو دیتا ہے وہ سب عورت کا مال ہے۔ جس کی دلیل یہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

[وَ اِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ وَّ اٰتَيْتُمْ اِحْدٰهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْئًا اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا۔ وَ كَيْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَ قَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّ اَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا](النساء:۲۵۔۲۶)

''اور اگر تم ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی لانا چاہو اور تم نے اسے خواہ ڈھیر سارا مال دیا ہو تو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو! کیا تم اس پر بہتان رکھ کر اور صریح گناہ کے مرتکب ہو کر اس سے مال لینا چاہتے ہو؟ اور تم لے بھی کیسے سکتے ہو جب کہ تم ایک دوسرے سے لطف اندوز ہو چکے ہو، اور وہ تم سے پختہ عہد لے چکی ہیں''۔

اس ڈھیر سارے مال میں ہر قسم کے عطیات اور مہر شامل ہیں۔

(تفصیل کے لیے دیکھیے تفسیر تیسیر القرآن، جلد اول، ص:۳۵۶)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اَیُّمَا امْرَأَةٍ نَکَحَتْ عَلٰی صَدَاقٍ أَوْ حِبَاءٍ أَوْ عِدَةٍ قَبْلَ عِصْمَةِ النِّکَاحِ فَهُوَ لَهَا لِمَنْ أُعْطِیَهُ وَأَحَقُّ مَا أُکْرِمَ الرَّجُلُ عَلَیْهِ ابْنَتُهُ أَوْ أُخْتُهُ"۔ (بروایت احمد وارجعہ ماسوا ترمذی، بلوغ المرام، باب الصداق، رقم الحدیث: ۹۸۹)

"جو عورت مہر یا عطیہ یا نکاح سے پہلے وعدہ کے سبب نکاح کرے تو یہ سب اس عورت کا ہے اور جو کچھ نکاح کے بعد دیا جائے وہ اس کا ہے جسے دیا گیا"۔

مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوریؒ اس حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں: اگر مرد عورت کے ولی کو کچھ مال دے یا اس سے کوئی وعدہ (مال وغیرہ دینے کا) کرے اگر تو یہ نکاح سے پہلے ہو تو پھر ولی اس مال کا مستحق نہیں ہے خواہ ولی نے اس مال کی اپنے لیے شرط لگائی ہو پھر بھی عورت ہی اس کا استحقاق رکھتی ہے۔ البتہ جب نکاح کے بعد کوئی چیز دی گئی ہے تو وہ اس کا حق ہے۔ جسے دی گئی ہے خواہ وہ اس کا ولی ہو یا کوئی اور رشتہ دار یا خود وہ عورت ہی ہو اور یہ گفتگو اس (مال یا چیز) کے متعلق ہے جو مہر کے علاوہ ہے۔ رہا مہر کا معاملہ تو وہ قطعی طور پر عورت کا حق ہے۔ (بلوغ المرام، کتاب النکاح)

فقہ عمر رضی اللہ عنہ کے مرتب محمد رواس قلعجی لکھتے ہیں: نکاح سے قبل شوہر جو چیز عورت کے نام کر دے یا جس چیز کے بارے میں عورت کا ولی یہ شرط لگا دے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ یہ مجھے ملے گی ایسی سب چیزیں عورت کے مہر کا حصہ ہوں گی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس ولی کے بارے میں جس نے ایک عورت کا نکاح کیا تھا اور اس کے شوہر کے ذمے اپنے لئے کسی شے کی شرط لگائی تھی، یہ فیصلہ کیا کہ یہ چیز بھی عورت کے مہر میں شامل ہے۔ (فقہ عمرؓ عنوان نکاح، ص: ۶۵۹)

ہمارے معاشرے میں نکاح سے قبل رشتے کی بات طے ہونے سے لے کر رخصتی تک لڑکی اور لڑکی والوں کو لڑکے والوں کی طرف سے بہت کچھ دینے دلوانے کا رواج ہے۔ گو شادی سے قبل رسماً دینا ایک تکلف ہے۔ مثلاً عید وغیرہ پر اور پہلی بار لڑکے کا جو بھی رشتے دار لڑکی کے گھر جائے کچھ دے کر ہی آتا ہے۔ بہر حال نکاح سے قبل جو کچھ بھی لڑکی یا لڑکی کے اولیاء کو دیا جاتا ہے وہ سب لڑکی کا ہے۔

دراصل اسلام نے مندرجہ بالا قانون کے ذریعے جاہلی دور کے ان تمام رسم ورواج کا قلع قمع کر دیا جن کی رو سے لڑکی کے اولیاء لڑکے والوں کو نکاح کی امید دلا کر قبل از وقت بڑی بڑی رقمیں اور بہت سی چیزیں وصول کیا کرتے تھے۔

بعض ماں باپ مختلف جگہوں پر رشتے کی بات چلا کر مال بٹورنے کا سلسلہ جاری رکھتے اور اس لالچ میں لڑکی کا نکاح نہیں کرتے تھے کہ نکاح کر دیا تو آمدنی کا سلسلہ بند ہو جائے گا۔ جب اولیاء کو پتا ہوگا کہ شرعاً اور قانوناً لڑکے والوں کی طرف سے جو کچھ بھی دیا جائے وہ لڑکی ہی کا ہے۔ چاہے باپ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

، بھائی وغیرہ ہی کو کیوں نہ دیا جائے تو وہ لڑکی کا نکاح کرنے میں نارواد یر نہیں کریں گے۔

رہا لڑکی کے نکاح کے بعد لڑکے والوں کا لڑکی کے اولیاء کو کچھ دینا تو اس صورت لڑکی کا نکاح ہو جانے کی وجہ سے لڑکی کے حصول کا لالچ درمیان سے نکل کر مستقل رشتے داری کی صورت قائم ہو جاتی ہے۔ ویسے دیکھا گیا ہے کہ نکاح کے بعد لڑکے والے لڑکی کے اولیاء پر وہ دادودہش نہیں کرتے جو نکاح سے پہلے کیا کرتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماخذ

تفسیر تیسیر القرآن

صحیح بخاری

صحیح مسلم

جامع ترمذی

سنن ابی داوٗد

سنن نسائی

سنن ابن ماجہ

بلوغ المرام ترجمہ وحواشی مولانا عبدالتواب ملتانی

بلوغ المرام ترجمہ وتشریح مولانا صلاح الدین یوسف

فقہ الحدیث حافظ عمران ایوب لاہوری

فقہ عمرؓ از محمد رواس قلعجی

فقہ عبداللہ بن مسعودؓ

فقہ عبداللہ بن عباسؓ

مسلمان عورت کے حقوق از سید جلال الدین انصر عمری

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہماری مطبوعات

لفظ خدا کا استعمال کیوں نہیں
بسم اللہ دعا دوا شفا
زندہ کا مردہ کے لیے ہدیہ اور قرآن خوانی
ہجرت کی راہیں قدم بہ قدم، منزل بہ منزل
علیم و خبیر کے نام خطوط
خطوط مسعود (حصہ اول)
مدینہ منورہ اسماء اور فضائل
شہادتین......توحید و رسالت
شہادت گہ الفت میں
مسلمانوں کا فکری اغوا
نصابی صلیبیں
طاؤس و رباب
لواء الجہاد
والفجر
ٹی وی گھر میں کیوں؟
نام اور القاب قرآن وسنت کی روشنی میں
تصویر ایک فتنہ
غیر مسلموں کی کمپنیاں اور ہم
پتنگ بازی موسمی تہوار یا
شب برات
ویلنٹائن ڈے
کرکٹ
اپریل فول

معاشرتی مسائل

بیوہ کی عدت
نسوانی بال اور ان کی آرائش
صنف مخالف کی مشابہت
اشیائے ضرورت کا معیار
منگنی اور منگیتر
غض بصر اور مرد حضرات
رشتے کیوں نہیں ملتے
بری اور بارات
بہو اور داماد پر سسرال کے حقوق
دیور اور بہنوئی
عورت اور میکہ
ساس اور بہو
سوتیلی ماں اور اولاد
عورت وفات سے غسل و تکفین تک
مسائل طہارت اور خواتین
ستر و حجاب اور خواتین
سیدہ خدیجہ بحیثیت زوجۃ النبی ﷺ
نکاح کوئز

بچوں کے لئے

ممتا کے بول (لوریاں)
اسوہ رسول اور کمسن بچے (ترمیم شدہ ایڈیشن)
ننھے حارث کا خواب
حروف کے درمیان مقابلہ بیت بازی
پیارے نبی ﷺ کے ردیف صحابہ (ساتھ سوار ہونے والے
رحمۃ اللعالمین کی جانوروں پر شفقت
پورا تول
وہ چاول تھے
چوزہ کہانی
تاج پوشی
دو خط
اور شطونگڑا ہار گیا
تین حروف

مشربہ علم و حکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور